رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

# حضرتِ عثمانِ غنی کی شان

06-August-2020

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں جائز ہوں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

## دُرُودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے:

**مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ**

یعنی جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار(1000) مرتبہ دُرُود شریف پڑھے گا، وہ اُس وَقت تک نہیں مرے گا، جب تک جنّت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔

(الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اکثار...الخ، ۲/۳۲۶، حدیث:۲۵۹۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچھّی اَچھّی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (1)

**اہم نکتہ:** نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچھّی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

## بَیان سُننے کی نیّتیں

☆علم دین حاصل کرنے کے لیے نگاہیں نیچی کئے توجہ سے بَیان سُنُوں گا۔ ☆عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کے لیے جب تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** ذُوالْحِجَّۃِ الحرام کا مقدّس مہینا اپنی رحمتوں اور برکتوں کی بارش برسا رہا ہے، اس ماہ کی 18 تاریخ کو رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک کے بعد دُوسری شہزادی سے نکاح کا شرف پانے والے، انتہائی ظالمانہ طریقے سے شہید ہونے والے، بہت زیادہ سخاوت فرمانے والے، صبر و شفقت فرمانے والے، بہت زیادہ شرم وحیا کرنے اور غریبوں سے

---

1...معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث:۵۹۴۲

بہت مَحَبَّت فرمانے والے، اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے، تیسرے خلیفۂ راشد، اَمِیْرُالمؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا یومِ شہادت ہے اور عنقریب یہ دن آنے کو ہے، اسی مناسبت سے آج ہم ان کی سیرت و کردار سے مُتَعَلِّق آپ کا تذکرۂ خیر سننے کی سعادت حاصل کریں گے، سب سے پہلے اَمِیْرُالمؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے عشقِ رسول پر ایک حکایت سُنیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ اَمِیْرُالمؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی دِینی خدمات اور آپ کی فضیلت پر احادیث بھی سنیں گے۔ آپ کے عشقِ رسول سے **متعلق ایمان افروز معلومات** بھی حاصل کریں گے۔ اللہ پاک دل جمعی کے ساتھ اوّل تا آخر بیان سننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد**

## مہمانی کا نرالا انداز

مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"صحابہ کرام کا عشقِ رسول"** کے صفحہ نمبر 53 پر لکھا ہے: ایک روز امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اپنے دوستوں سمیت میرے گھر تشریف لائیے اور جو موجود ہو کھالیجئے گا۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دعوت قبول فرمالی، جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے گھر کی طرف روانہ ہوئے تو امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیچھے چلتے ہوئے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قَدَم مبارک شمار کرنے لگے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: عثمانِ! میرے قدم کیوں گِن رہے ہو؟ امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

میرے ماں باپ آپ پر قُربان! میں چاہتا ہوں کہ آپ کی تعظیم و توقیر کی خاطر آپ کے ہر ہر قدم کے بدلے ایک ایک غلام (Slave) آزاد کروں۔ چنانچہ امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے گھر تک حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جس قدر قدم مبارک لگے آپ نے اُسی قدر غلام آزاد کئے۔ (جامع المعجزات، ص۲۵۷ ملخصاً) (صحابہ کرام کا عشقِ رسول، ص۵۳تا۵۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** آپ نے سنا کہ امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کس طرح رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عشق میں آپ کے ہر ہر قدم پر ایک ایک غلام آزاد فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا! امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے دل میں عشقِ رسول اور محبتِ رسول کا چراغ روشن تھا، عشقِ رسول کی چاشنی اُن کی رگ وجاں میں کس قدر سرایت کر چکی تھی کہ اِنہیں محبوب آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات سے بڑھ کر کوئی چیز عزیز نہ تھی۔

خود قرآنِ پاک میں اللہ پاک نے نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم کا حکم دیا ہے، چنانچہ پارہ 26 سُوْرَۃُ الْفَتْح کی آیت نمبر 9 میں ارشادِ باری ہے:

لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُؕ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا ۝۹

ترجمۂ کنزالعرفان: تاکہ (اے لوگو!) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح وشام اللہ کی پاکی بیان کرو۔ (پ۲۶، فتح: ۹)

بیان کردہ آیت کے تحت تفسیر صِرَاطُ الْجِنَان میں لکھا ہے: اس آیت سے معلوم ہوا! اللہ کریم کی بارگاہ میں حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم اور توقیر انتہائی مطلوب اور بے انتہا اَہمیت کی حامل

ہے کیونکہ یہاں اللہ پاک نے اپنی تسبیح (پاکی بیان کرنے) پر اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم و توقیر کو مُقَدَّم فرمایا ہے اور جو لوگ ایمان لانے کے بعد آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم کرتے ہیں ان کے کامیاب اور بامُراد ہونے کا اعلان کرتے ہوئے اللہ (کریم) ارشاد فرماتا ہے:

فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ ۙ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ (پ ۹، اعراف: ۱۵۷)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو وہ لوگ جو اس نبی پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اس کی مدد کریں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

(تفسیر صراط الجنان، پ ۲۶، الفتح، تحت الآیۃ: ۹، ۹/ ۳۴۷)

اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اُمّت کو تعظیمِ مُصطفےٰ کے طریقے بیان کرنے والے ہیں، بلکہ قیامت تک تعظیمِ مُصطفےٰ کے جو بھی طریقے ہوں گے اور شریعت سے نہ ٹکراتے ہوں، وہ پسندیدہ ہیں، جیسے حضرت امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تعظیمِ مُصطفےٰ کی خاطر مدینے پاک میں جانور پر سواری نہ کی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** اس میں شک نہیں کہ عشقِ حقیقی اگر نصیب ہو جائے تو اِظہار کے طریقے بھی آجاتے ہیں اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے بڑا عاشقِ رسول کون ہو سکتا ہے؟ ہر صحابی اپنی اپنی جگہ اُلفتِ رسول اور محبتِ رسول کا چمکتا ستارہ ہے۔ عشقِ رسول کی جو مثالیں ان مقدس ہستیوں نے پیش کیں ان کی مثالیں نہیں ملتیں۔ جو شان و عظمت انہیں نصیب ہوئی وہ کسی غیرِ صحابی کو حاصل نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ

رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: **تمہارا پہاڑ بھر سونا خَیرات کرنا میرے کسی صحابی کے سَواسیر جَو خَیرات کرنے بلکہ اُس کے آدھے کے برابر بھی نہیں ہوسکتا۔** (بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب قول النبی لوکنت متخذا خلیلا، ۲/۵۲۲، حدیث:۳۶۷۳ ملخصاً)

## صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی خدمات

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** آپ نے سنا کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان ایسی بے مثال ہے کہ کوئی بھی ان کے مقام و مرتبے کو نہیں پہنچ سکتا۔☆**صحابۂ کرام وہ ہستیاں ہیں** جنہوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔☆رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت پر لَبَّیْك کہا۔☆آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دیدار کیا اور ان کے معجزات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔☆جو اُمت میں سب سے افضل اور اعلیٰ ہیں۔☆جن کے اچھے اوصاف خود ربِّ کریم نے قرآن میں بیان فرمائے۔☆ احادیثِ طیّبہ میں ان کی شانیں بیان کی گئی ہیں۔☆جنہیں اللہ پاک نے اپنے محبوبِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ دینے کے لیے چُن لیا۔☆انہیں سب سے پہلے تبلیغِ اسلام کی سعادتیں ملیں۔☆ جنہوں نے دِینِ اسلام کی ترویج و اشاعت کے لیے دردناک ظلم و ستم برداشت کئے۔☆جن کی دن رات کوششوں سے پرچمِ اسلام پورے عالم میں بلند ہوگیا۔☆جنہوں نے دِین کی تبلیغ کیلئے اپنا سب کچھ قربان کردیا۔☆جنہوں نے ابتدائے اسلام کے مشکل ماحول میں بھوک و پیاس برداشت کرکے، پیٹ پر پتھر باندھ کر، قریبی رشتہ داروں کی دشمنیاں مول لے کر ان سے جنگیں لڑ کر بھی پرچمِ اسلام کو اُونچا رکھا☆جن کی مہربانیوں سے آج ہم اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نام لینے والے ہیں، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سمیت تمام صحابۂ کرام سے محبت کریں اور ان کی محبت اپنی اولاد کو بھی سکھائیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

# حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شان

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** ہم اَمِیْرُالْمُؤْمِنِین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی سیرت سے مُتَعَلِّق سُن رہے تھے، امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی خدمات کا کون اندازہ کر سکتا ہے، دین کی خاطر جو قربانیاں آپ نے دِیں وہ آپ ہی کا حصہ ہیں۔☆ آپ اُن خوش نصیب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں شامل ہیں جو شروعِ اسلام میں ایمان لائے تھے۔☆ 2 مرتبہ راہِ خدا میں ہجرت کا شرف حاصل کیا ☆ جنہیں **جامعُ القرآن** ہونے کا شرف حاصل ہے۔☆ دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہے۔☆ ان کا نام ان صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی فہرست میں شامل ہے جو رشتہ داروں کی تمام تر تکالیف سہنے کے باوجود ایمان پر ثابت قدم رہے۔☆ انہیں یہ شرف بھی حاصل ہوا کہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دو شہزادیاں یکے بعد دِیگرے ان کے نکاح میں آئیں۔☆ آپ سیرت و صورت میں بے مثال تھے۔☆ آپ کا شمار اللہ کریم کے ان مقبول بندوں میں ہوتا ہے جو ساری ساری رات عبادت و بندگی میں گزار دیتے تھے۔☆ ان لوگوں میں شامل تھے جو ہر وقت خوفِ خدا اور تقویٰ و پرہیز گاری سے رہتے تھے۔☆ ایسے تحمل مزاج تھے کہ خود جامِ شہادت نوش کر لیا مگر نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شہرِ مبارک کو خون آلود نہیں ہونے دیا۔☆ سخاوت میں اپنی مثال آپ تھے۔☆ حِلْم اور صبر و شفقت میں بھی اپنی مثال آپ تھے۔☆ عاجزی و انکساری والے بزرگ تھے۔

## حضرت عثمانِ غنی اور اِتّباعِ رسول

اے عاشقانِ صحابہ! دیگر اوصافِ کریمہ کی طرح اَمیرُ المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِتباعِ رسول میں بھی اپنی مثال آپ تھے۔ سردی گرمی کی پروا کئے بغیر اپنے اقوال واَفعال میں محبوبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتیں اور ادائیں خوب خوب اپنایا کرتے تھے۔ آیئے! آپ کی حضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین اور سُنّتوں سے محبت کی چند جھلکیاں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

ایک دن امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے مسجد کے دروازے پر بیٹھ کر بکری کی دَستی کا گوشت منگوا کر کھایا اور بغیر تازہ وُضو کئے نَماز ادا کی پھر فرمایا: رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اِسی جگہ بیٹھ کر یہی کھایا تھا اور اِسی طرح کیا تھا۔

(مسند احمد، مسند عثمانِ بن عفان، ۱/۱۳۷، حدیث: ۴۴۱)

امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ایک بار وُضو کرتے ہوئے مسکرانے لگے! لوگوں نے وجہ پوچھی تو فرمانے لگے: میں نے ایک مرتبہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اسی جگہ پر وُضو فرمانے کے بعد مسکراتے ہوئے دیکھا تھا۔ (مسند احمد، مسند عثمانِ بن عفان، ۱/۱۳۰، حدیث: ۴۱۵)

اَمیرُ المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ایک ٹھنڈی رات میں جب نماز کا ارادہ فرمایا: تو اپنے غلام حضرت حُمران رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے وضو کے لیے پانی مانگا۔ غلام نے پانی پیش کیا تو آپ اُس سے ہاتھ اور منہ دھونے لگے۔ (وُضو شروع فرمایا تو) غلام نے عرض کی: اللہ پاک آپ کو محفوظ فرمائے، آپ وُضو فرما رہے ہیں جبکہ رات تو بہت ٹھنڈی (Cold) ہے۔ آپ نے جوابًا ارشاد فرمایا: میں نے نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سُنا ہے: جو بندہ کامل وضو کرتا ہے، اللہ پاک اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیتا ہے۔ (مسند البزار، مسند عثمانِ بن عفان، ۲/۷۵، حدیث: ۴۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ صحابہ! بیان کردہ روایت کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے ہمیں بھی غور کرنا چاہیے کہ کیا ہمیں بھی اچھے طریقے سے وضو کرنا آتا ہے؟ اگر نہیں آتا تو ہم سیکھیں، کیا ہم بھی **فرائض و نوافل** کے پابند ہیں؟ کیا ہم بھی سُنّتوں پر عمل کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں؟ اللہ کریم ہمیں فرائض وواجبات اور سُنن و مستحبات کی بجا آوری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## احادیثِ کریمہ اور شانِ عثمانِ غنی

اے عاشقانِ صحابہ! امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا شمار ان خوش نصیب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں ہوتا ہے جن کے حق میں حُضُور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک ہونٹوں نے کئی بار حرکت فرمائی، کبھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو دربارِ رسالت سے جنت کی خوش خبری عطا ہوئی، تو کبھی آپ کو پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا جنتی دوست قرار دیا، کبھی آپ کو باحیا ہونے کی سَنَد عطا فرمائی تو کبھی آپ کی شفاعت کے ذریعے لوگوں کے جنت پانے کا اعلان فرمایا۔

حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کی شان میں جو تعریفی کلمات ارشاد فرمائے۔ آیئے ان میں سے 5 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں:

1. ارشاد فرمایا: ”حضرت عثمان (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) مجھ سے ہیں اور میں حضرت عثمان (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے ہوں۔“ (ابن عساکر، عثمانِ بن عفان، ۱۰۲/۳۹، حدیث:۷۸۷۸)
2. ارشاد فرمایا: ”جنت میں ہر نبی کا ایک دوست ہو گا اور میرے دوست حضرت عثمان بن عفّان

(رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ)ہیں۔ “(ابن عساکر، عثمانِ بن عفان، ۱۰۴/۳۹، حدیث: ۷۸۸۱)

3. ارشاد فرمایا: ”بروزِ قیامت حضرت عثمان (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کی شفاعت سے سَتّر ہزار (70000) ایسے آدمی بِلاحساب جنت میں داخل ہوں گے جن پر دوزخ واجب ہوچکی ہوگی۔ “(ابن عساکر، عثمانِ بن عفان، ۱۲۲/۳۹، حدیث: ۷۹۱۶)

4. ارشاد فرمایا: ”میری اُمّت میں سب سے زیادہ پیکر شرم و حیا اور عزت و اِکرام والے حضرت عثمان بن عفّان (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) ہیں۔ “(مسند الفردوس، ۲۵۰/۱، حدیث: ۱۷۹۰)

5. ارشاد فرمایا: ”میری امت میں سب سے زیادہ باحیا انسان حضرت عثمان بن عفّان (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) ہیں۔ “(مستدرک، کتاب معرفة الصحابة، باب حبر هذه الامة عبد الله بن عباس، ۶۸۹/۴، حدیث: ۶۳۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی عبادات

اے عاشقانِ صحابہ! ہم اَمِیْرُالْمُؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے بارے میں سُن رہے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی پاکیزہ سیرت کا ایک روشن پہلو یہ بھی ہے کہ آپ ساری ساری رات سجدہ وقیام میں گزار دیا کرتے، کبھی آپ کی راتیں تلاوتِ قرآن میں کٹتیں تو کبھی سجود و قیام کی لذّتیں پاتے گزر جاتیں۔ آیئے! ترغیب کے لیے ہم بھی اَمِیْرُالْمُؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے شوقِ عبادت وتلاوت کے واقعات سنتے ہیں، چنانچہ

1. حضرت زُبیر بن عبدُاللہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ

عَنْہُ ہمیشہ روزہ رکھتے اورابتدائی رات میں کچھ آرام کرکے پھر ساری رات عبادت میں گزاردیتے۔(مصنف ابن ابی شیبة،کتاب صلاة التطوع۔۔الخ،باب من کان یامر...الخ،۲/۱۷۳، حدیث:٦)

2. جب اَمِیْرُالمؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو شہید کیا گیا تو آپ کی زوجہ نے قاتلوں سے فرمایا:”تم نے اس شخص کو شہید کیا ہے، جو ساری رات عبادت اور ایک رکعت میں قرآنِ کریم ختم کرتے تھے۔“(الزھدللامام احمد،زھدعثمانِ بن عفان،ص۱۵۳،حدیث:٦٧٣)

3. حضرت عبدالرحمن تیمی رَحمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ فرماتے ہیں:”مجھے ایک بار مقامِ ابراہیم پر رات ہوگئی۔میں عشاء کی نماز ادا کرکے مقامِ ابراہیم پر پہنچا، یہاں تک کہ میں اس میں کھڑا ہوا تو اتنے میں ایک شخص نے میرے کندھوں (Shoulders) کے درمیان ہاتھ رکھا۔میں نے دیکھا تو وہ اَمِیْرُ المؤمنین حضرت عثمانِ بن عفان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تھے۔کچھ دیر بعد آپ نے سورۂ فاتحہ سے قرآنِ کریم کی تلاوت شروع کی یہاں تک کہ پورا قرآنِ کریم ختم کرلیا۔“(الزھدلابن المبارک،باب فضل ذکراللّٰہ،ص۴۵۲،حدیث:۱۲٧٦ ملخصاً)

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## وقت نہیں ملتا!

**اے عاشقانِ صحابہ!** غور کیجئے! عبادت کے ایسے معمولات کس کے ہیں؟ اَمِیْرُالمؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے۔ جن کی شان یہ ہے کہ انہیں رسولِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دو شہزادیوں کا یکے بعد دیگرے شوہر بننے کی سعادت ملی، نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں کئی بار اپنی زبانِ مبارک سے جنت کی خوشخبری عطا فرمائی، رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور معصوم فرشتے

بھی ان سے حیا کرتے تھے، پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی خاطر بیعتِ رضوان لی، الغرض اتنے بڑے مرتبے پر فائز ہونے کے باوجود وہ تو کثرت سے عبادت و تلاوت کرتے اور زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کرنے کی کوشش میں لگے رہتے تھے۔ جبکہ دوسری جانب ان جیسوں کا حال یہ ہے جن کا اکثر وقت فضولیات میں برباد ہو جاتا ہے، دن رات غفلتوں کی نذر ہو رہے ہیں، ان کے پاس نہ تو علمِ دِین سیکھنے کے لیے وقت، نہ لازم عبادات کی معلومات جاننے کی فُرصت ہے، نہ تلاوتِ قرآن کے لئے وقت نکال پاتے ہیں اور نہ ہی نیکی کی دعوت دینے اور سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ بعض اسلامی بھائی قافلے کے مسافر بھی نہیں بن پاتے، درس و بیان کرنے سننے کی سعادت سے بھی محروم رہتے ہیں، اپنے اعمال کا جائزہ اور اس پر غور و فِکر بھی نہیں کر پاتے، ہفتہ وار اجتماعات میں بھی نہیں آتے، ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں بھی شرکت سے بھی محروم رہتے ہیں، افسوس! ایک تعداد تو مَعَاذَ اللہ (اللہ پاک کی پناہ) فرض نمازیں بھی قضا کر دیتی ہے، ایک تعداد فرض علوم بھی نہیں سیکھ پاتی، ایک تعداد دِین کے ضروری مسائل سے بھی آگاہ نہیں ہے، علمِ دِین نہیں سیکھ پاتے، اَلْغَرَض! دِین سیکھنے، آخرت سنوارنے اور آخرت کی بہتری کے لیے کوئی کام کرنے کی بات کی جائے تو ایک تعداد ہے جو یہ رونا روتی نظر آتی ہے کہ **وقت نہیں ملتا۔**

یاد رہے! دِین کے لازم علوم اور عبادات کے لیے وقت نکالنا اور عبادت اس انداز سے کرنا کہ جس انداز سے ادا کرنے کا حکم ہے، ہماری شرعی ذمہ داری ہے، بلکہ جو شخص جس پیشے یا معاملے سے تعلق رکھتا ہے، اس کے ضروری مسائل سیکھنا اور اس کے لیے وقت نکالنا، اُس شخص کے لیے لازم ہے۔ آہ! دِین کے ضروری مسائل سیکھنے کے لئے ہمارے پاس وقت نہیں۔

جبکہ دنیاوی معاملات کے لئے وقت ہی وقت ہے۔ گھنٹوں اخبارات کا مطالعہ کرنے اور خبریں

(News) دیکھنے، سننے، پڑھنے میں گزر جاتے ہیں۔ رات دیر تک ہوٹلوں اور چوراہوں پر بیٹھنا کتنوں کا معمول بن چکا ہے۔ اللہ پاک کی پناہ اب تو جگہ جگہ ایسے کئی **"چائے کیفے"** ملیں گے کہ جہاں بالخصوص نوجوان **رات** کو دیر تک بیٹھ کر گپ شپ اور نہ جانے کیسی اُلٹی سیدھی باتیں کرتے ہیں۔ **تاش، لُڈّو اور ویڈیو گیمز** کھیل کر اپنا قیمتی وقت برباد کیا جاتا ہے۔ بعض نادان موبائل و انٹرنیٹ استعمال کرنے میں اس قدر مگن ہو جاتے ہیں کہ وقت کا پتا ہی نہیں چل پاتا۔ ایک تعداد ہے جو کام کاج کی چھٹی کرنا تو دور کی بات ہے چند منٹس کی تاخیر سے جانا بھی گوارا نہیں کرتی مگر آہ! فرائض وواجبات اور نفل عبادات کی ادائیگی، نمازِ باجماعت کی حاضری اور تلاوتِ قرآن کرنے کے حوالے سے اِنتہائی غفلت و سُستی کا شکار ہے۔

**کاش!** ہر مسلمان دُنیا میں آنے کا مقصد سمجھ لے۔ موت کے وقت کی سختیوں کو یاد کرے، قبر کی تنہائی، گھبراہٹ کو یاد کرے، قِیامت کا 50 ہزار سالہ دِن اور بارگاہِ اِلٰہی میں پیشی سب کو یاد رہے۔

آیئے! اپنے اندر عبادت و تلاوت کا ذوق و شوق بیدار کرنے کے لئے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے اور عِبادات و تلاوت کی عادت بنایئے، چنانچہ

(1) ارشاد فرمایا: اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: اے انسان! تُو میری **عبادت** کے لئے فارغ ہو جا میں تیرا سینہ غنا سے بھر دوں گا، تیری محتاجی کا دروازہ بند کر دوں گا۔ اگر تُو ایسا نہیں کرے گا تو میں تیرے دونوں ہاتھ مصروفیات سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی کا دروازہ بند نہیں کروں گا۔

(ترمذی، کتاب صفة القيامة، باب ۳۰، ۴/۲۱۱، حدیث: ۲۴۷۴)

(2) ارشاد فرمایا: "بے شک لوگوں میں سے کچھ اللہ والے ہیں۔" صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: **قرآن پڑھنے والے کہ یہی لوگ**

**اللہ والے اور خواص**(خاص لوگوں)**میں شامل ہیں۔**(ابن ماجہ،کتاب السنۃ،باب فضل من تعلم القرآن وعلمہ، ۱/ ۱۴۰،حدیث:۲۱۵)

**اے عاشقانِ رسول!** آج ایک تعداد ہے جو بے روزگاری کی وجہ سے پریشان ہے، کبھی کسی معاملے میں محتاجی تو کبھی کسی کام میں، کیوں نہ ہم یہ ذہن بنائیں کہ ان بے روزگاریوں اور لوگوں کی محتاجی سے جان چھڑانے کے لیے اپنے مہربان مالک و مولیٰ کی بارگاہ میں حاضری دیں، **فرض نمازوں کی پابندی** کریں، **تلاوتِ قرآن** کتنی عظیم عبادت ہے، ہم کیوں نہ اِس عظیم عبادت کے ذریعے طرح طرح کی نعمتیں عطا فرمانے والے مالکِ کریم سے **محتاجی ختم** ہونے کی دُعا کریں۔

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد**

## 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "ہفتہ وار اجتماع"

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** فضولیات سے بچنے اور خود کو نیکیوں میں مصروف کرنے کے لیے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور ذیلی حلقے کے **12 مدنی کاموں** بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے **12 مدنی کاموں** میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"ہَفْتَہ وار سُنَّتوں بھرا اِجْتِماع"** بھی ہے۔ اِجْتِماع میں مانگی جانے والی دُعائیں ضَرور رنگ لاتی ہیں، کیونکہ اجتماع میں تلاوتِ قرآن، نعتِ رسول، سُنّتوں بھرا اصلاحی بیان، ذِکْرُ اللہ، رِقّت انگیز دُعا اور صلوٰۃ و سلام ہوتا ہے، انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سیرتِ مبارکہ بیان ہوتی ہے۔ حضرت سُفیان بن عُیَیْنَہ (عُ،یَیْ، نَہ) رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: عِنْدَ ذِکْرِ الصّٰلِحِیْنَ تَتَنَزَّلُ الرَّحْمَۃُ یعنی نیک لوگوں کے ذِکْر کے وَقْت رَحمتِ اِلٰہی اُترتی

ہے۔(حلیة الاولیاء، سفیان بن عیینه،۷/۳۳۵،رقم:۱۰۷۵۰) جب نیک بندوں کے تذکِروں پر رَحمتیں اُترتی ہیں تو جہاں اللہ پاک اور رَسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکرِ خَیر ہو گا وہاں رَحمتیں کیوں نہ اُتریں گی اور جہاں چھما چھم رَحمتیں بَرَس رہی ہوں وہاں دُعائیں کیوں قبُول نہ ہوں گی۔

آیئے! تَرغیب کے لیے ہفتہ وار اِجتماع میں حاضِری کا ایک واقعہ سُنئے اور اِجتماع میں پابندی کے ساتھ حاضِر ہونے کی نیّت کیجئے، چنانچہ

## گھر میں مَدَنی ماحول بن گیا

پاکستان کے ایک اِسلامی بھائی بے فِکری اور بے باک طبیعت کے مالِک تھے، گُناہوں اور غفلتوں کی وادِیوں میں گُم تھے۔ ٹِفن بجا کر بچّوں والے گیت گانے اور نَقلیں اُتارنے کے مُعاملے میں خاندان بَھر میں مشہور تھے۔ شادِی و دِیگر تقرِیبات میں مزاحِیہ چُٹکلے اور فِلمی غزلیں سُنانا، گانے گانا، ناچ دِکھانا اور طرح طرح کے نخروں سے لوگوں کو ہنسانا ان کا محبوب مَشْغَلَہ تھا، اِسکول کے زمانے میں ایک باعِمامہ اِسلامی بھائی اکثر ان کے بڑے بھائی سے مِلنے آیا کرتے تھے۔ ایک دن بڑے بھائی نے اسلامی بھائی سے ان کا تَعارُف کروایا تو اسلامی بھائی نے انہیں دعوتِ اِسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع کی دعوت پیش کی۔ اسلامی بھائی کی دعوت پر وہ سُنّتوں بھرے اِجتماع میں جا پہنچے، انہیں بہت اچّھا لگا، لہٰذا انہوں نے پابندی سے جانا شُروع کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اجتماع میں شرکت کی بَرَکت سے انہوں نے نمازوں کی پابندی شُروع کر دی۔ آہستہ آہستہ عِمامہ شریف بھی سج گیا، جس پر گھر کے بعض اَفراد نے سختی کے ساتھ مُخالَفت کی، حتّٰی کہ بسا اَوقات مَعَاذَ اللہ عِمامہ شریف کھینچ کر اُتار دِیا جاتا۔ دَرس دینے سے روکا جاتا، زُلفیں رکھیں تو گھر والوں نے زبردستی کٹوادیں، داڑھی ابھی نِکلی نہیں تھی مگر

سَجانے کی نِیَّت کرلی تھی۔اِن تمام آزمائشوں کے باوُجود مَدَنی ماحول کی کَشِش انہیں دعوتِ اِسلامی کے قریب سے قریب تَر کرتی چلی گئی۔ مکتبۃُ المدینہ سے جاری ہونے والے سُنَّتوں بھرے بَیانات کی کیسٹیں سُننے سے ڈھارَس بندھی اور حَوصَلہ مِلتا چلا گیا۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! آہستہ آہستہ گھر میں بھی مَدَنی ماحول بن گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی کرامت

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** ہم اَمِیْرُالْمُؤْمِنِین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی سیرت و کردار کے بارے میں سُن رہے تھے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی ذاتِ مبارکہ سے وقتاً فوقتاً ایسی کئی کرامتوں کا ظہور ہوا جنھیں سُن کر عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں، آیئے! ہم بھی ایک کرامت سنتے ہیں، چنانچہ

ایک دفعہ ایک شخص نے راستے میں کسی عورت کو غَلَط نگاہوں سے دیکھا،پھر جب وہ اَمِیرُ الْمُؤْمِنِین حضرت عثمانِ غَنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی خدمتِ بابرکت میں حاضِر ہوا تو آپ نے فرمایا: تم لوگ ایسی حالت میں میرے سامنے آتے ہو کہ تمہاری آنکھوں میں بدکاری کے اَثرات ہوتے ہیں! اُس شخص نے کہا: کیا رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد اب آپ پر وَحْی اُترنے لگی ہے؟ آپ کو یہ کیسے معلوم ہو گیا کہ میری آنکھوں میں بدکاری کے اثرات ہیں؟ ارشاد فرمایا: "مجھ پر وحی تو نہیں اُترتی لیکن میں نے جو کچھ کہا بالکل سچی بات ہے۔ ربِّ کریم نے مجھے ایسی فِراست (نورانی بصیرت) عنایت فرمائی ہے، جس سے میں لوگوں کے دِلوں کے حالات وخیالات جان لیتا ہوں۔ (طبقات الشافعیه الکبرٰی للسبکی، ۲/۳۲۷ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!          صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

**اے عاشقانِ اولیا!** اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ماہِ ذُوالْحِجَّۃِ الحرام رحمتیں بانٹ رہا ہے، اسی ماہ کی 19 تاریخ کو خلیفۂ اعلیٰ حضرت حضرت علامہ مولانا سید مفتی محمد نعیم الدین مرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا عرسِ پاک ہے۔ آپ بہت بڑے عالِم، مفتی اور ولی تھے۔ آیئے! آپ کی ایک کرامت سنتے ہیں، چنانچہ

## صاحبِ خزائن العرفان کی کرامت

حضرتِ مولانا منظور احمد صاحِب گھوسوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنا آنکھوں دیکھا حال بیان فرماتے ہیں: علامہ مولانا سیِّد مفتی محمد نعیم الدّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا روزانہ کا معمول تھا کہ نَماز محلے کی مسجِد میں جماعت سے ادا فرماتے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مسجِد جانے سے پہلے ہی ایک چار(4) فٹ کے برتن میں چائے کا سامان ڈال دیا جاتا اور آگ جلادی جاتی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جب نَماز پڑھ کر واپس تشریف لاتے، چائے(Tea) تیّار ہو جاتی۔ آپ بیٹھک میں تشریف فرما ہو جاتے اور دیکھتے ہی دیکھتے عقیدت مندوں کی اچّھی خاصی بھیڑ جمع ہو جاتی۔ عام طور پر پچاس(50) سے دوسو(200) آدمیوں تک کا ہجوم ہوتا اور کبھی کبھی تو آنے والوں کی اتنی کثرت ہوتی کہ بیٹھک اور باہَری صحن دونوں میں بِالکل جگہ نہ رہتی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے تشریف رکھتے ہی خُدّام چائے سے بھرا ہوا ایک کپ، تھالی میں لگا کر چائے کی پیالی پر ایک بسکٹ رکھ کر آپ کی خدمت میں پیش کرتے۔ آپ وہ پیالی اپنے ہاتھ مبارَک سے اُٹھا کر اپنی سیدھی طرف بیٹھنے والے کو دے دیتے، اِسی طرح چار(4) چھ(6) پیالیاں خود تقسیم فرماتے، بقِیَّہ پورے مجمع کو خُدّام اِسی طرح ایک ایک بسکٹ اور ایک ایک پیالی چائے تقسیم کرتے، ایک پیالی چائے اور ایک بسکٹ کے ساتھ آپ بھی کھالیا کرتے۔ گویا یہ صبح کا ناشتہ ہوتا تھا۔

حضرت مولانا سیِّد منظور احمد صاحِب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اعتماد کے ساتھ فرماتے ہیں کہ حاضِرین کم ہوں یا زیادہ میں نے یہ بات خاص طور سے نوٹ کی کہ وُہی ایک بار کی بنائی ہوئی چائے روزانہ آنے والے تمام آدمیوں کے لئے کافی ہوتی، کبھی ایسا نہیں ہوا کہ حاضِرین کی تعداد زیادہ ہوگئی تو مزید انتِظام کرنے کی ضرورت محسوس کی ہو۔ حضرت مولانا سیِّد منظور احمد صاحِب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا یہ بیان اِس بات کی طرف واضح اشارہ دے رہا ہے کہ یہ خلیفۂ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے روزانہ کے معمولات کی کرامتوں میں سے ایک انتِہائی کریمانہ کرامت ہے۔(تاریخِ اسلام کی عظیم شخصیت صدر الافاضل، ص۳۳۳تا۳۳۴، ملخصًا، از فیضانِ سنت، ص۳۹۸ملخصًا)

**سُبْحٰنَ اللہ!** آپ نے سنا کہ خلیفۂ اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ مولانا سید مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہاتھوں کی برکت اور کرامت تھی کہ ایک بار کی بنی ہوئی چائے تمام افراد کو کافی ہو جاتی۔ آپ کی سیرت سے متعلق مزید معلومات کے لیے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ **"تذکرۂ صَدْرُ الْاَفَاضِل"** ھَدِیَّۃً حاصل کیجئے اور مطالعہ فرمایئے۔

## مجلس ہفتہ وار اجتماع

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم و بیش 108 شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچا رہی ہے، انہی میں سے ایک شعبہ **"مجلس ہفتہ وار اجتماع"** بھی ہے۔ مجلس ہفتہ وار اجتماع عموماً 3 سے 5 اَرکان پر مُشْتَمِل ہوتی ہے۔ قاری و نعت خواں اور مُبَلِّغ کا جَدْوَل بنانا، تلاوت و نعت اور بیان کی پرچیاں بنا کر مُتَعَلِّقَہ ذِمَّہ دار کو کم از کم 7 دن پہلے بتانا۔ اسپیکر، لائٹس کا مناسب انتظام کرنا، وُضو خانہ و اِستنجاخانوں پر پانی وغیرہ کا

انتظام کرنا، اجتماع گاہ اور مسجد کی صفائی کا خیال رکھنا، دریاں وچٹائیاں بچھانا اور اجتماع کے اختتام پر اُٹھانا، بستوں، وضوخانہ اور مسجد کی چھت پر گفتگو میں مصروف اسلامی بھائیوں کو نرمی و شفقت سے سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کروانا، ضرورت کے مطابق مناسب مقامات پر پانی کی سبیل لگانا، مکتبۃ المدینہ کے کتب ورسائل کی بستے پر فراہمی اور اسٹالز پر غیر شرعی و غیر اخلاقی لٹریچر اور غیر معیاری کھانے پینے کی چیزوں کی فروخت پر نظر رکھنا، اجتماع میں آنے والے اسلامی بھائیوں کی گاڑیوں کے لئے پارکنگ کا انتظام کرنا، جوتے رکھنے کے لئے چوکیاں بنا کر ترتیب سے جوتے رکھنا، ہر بستے کی جگہ مخصوص کرنا بلکہ ممکنہ صورت میں پینا فلیکس، بینرز یا بورڈز لگانا وغیرہ اس مجلس کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ اللہ کریم **"مجلس ہفتہ وار اجتماع"** کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## پڑوسی کے بارے میں چند احکام

اے عاشقانِ رسول! آیئے! اب پڑوسی کے بارے میں چند اَحکام سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: اللہ پاک کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کی بھلائی چاہنے والا ہو۔ (تِرمِذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی حق الجوار، ۳/۳۷۹، حدیث: ۱۹۵۱) (2) فرمایا: جس نے اپنے پڑوسی کو تکلیف دی اُس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اُس نے اللہ پاک کو اِیذا دی۔ (التر غیب والترھیب، ۳/۲۸۶، حدیث: ۳۹۰۷) ☆"نُزْھَۃُ القاری" میں ہے: پڑوسی کون ہے اس کو ہر شخص اپنے عُرف اور معاملے سے سمجھتا ہے۔ (نزہۃ

القاری، ۵/۵٦۸)☆امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پڑوسی کے حُقوق میں سے یہ بھی ہے کہ اُسے سلام کرنے میں پہل کرے۔

## اعلان:

پڑوسی کے بارے میں بقیہ احکام تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کے لئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

# دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

## (1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا: جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

---

[1]... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة السادسة والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

## ﴾2﴿ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

## ﴾3﴿ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

## ﴾4﴿ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

## ﴾5﴿ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

2 ...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

3 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## ﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[2]

## ﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا سے رِوایت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

## ﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

[1]... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

[2]... الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

[3]... مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

**فرمانِ مُصْطَفٰے** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[1]

**لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ**

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد**

**ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 6 اگست 2020ء**

(1): سُنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): غور و فکر: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

## پڑوسی کے بارے میں بقیہ اَحکام

☆ پڑوسی سے لمبی گفتگو نہ کرے، ☆ اُس کے حالات کے بارے میں زیادہ پُوچھ گچھ نہ کرے۔ ☆ وہ بیمار ہو تو اُس کی مزاج پُرسی کرے، ☆ مصیبت کے وَقت اُس کی غم خواری کرے اور اُس کا ساتھ دے۔ ☆ خوشی کے موقع پر اُسے مبارک باد دے اور اُس کے ساتھ خوشی میں شرکت ظاہِر کرے۔ ☆ اُس کی خطاؤں کو معاف کرے، ☆ چھت سے اس کے گھر میں نہ جھانکے، ☆ اُس کے گھر کا راستہ تنگ نہ کرے۔ ☆ وہ اپنے گھر میں جو کچھ لے جارہا ہے اُسے دیکھنے کی کوشش نہ کرے۔ ☆ اُس کے عیبوں پر پردہ ڈالے، ☆ اگر وہ کسی حادِثے یا تکلیف کا شکار ہو تو فوری

[1] ...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

طور پر اُس کی مدد کرے۔☆جب وہ گھر میں موجود نہ ہو تو اُس کے گھر کی حفاظت سے غفلت نہ کرے۔☆اُس کے خلاف کوئی بات نہ سُنے اور اُس کے اَہلِ خانہ سے نگاہوں کو نیچی رکھے۔☆اُس کے بچّوں سے نَرم گُفتگو کرے،☆اُسے جن دینی یا دُنیوی اُمور کا عِلْم نہ ہو اِن کے بارے میں اُس کی رَہنمائی کرے۔(إحیاء العلوم،۲/۲۶۷،ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## ☆بڑھاپے میں رزق وسیع رکھنے کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق"بڑھاپے میں رزق وسیع رکھنے کی دعا"یاد کروائی جائے گی۔وہ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّي وَانْقِطَاعِ عُمُرِي

(مستدرک،کتاب الدعاء والتکبیر...الخ،المنجیات...الخ،۲/۲۳۶،حدیث ۲۰۳۱)

**تَرْجَمَہ:** اے اللہ پاک!میرے بُڑھاپے اور عُمر کے اختتام کے وقت مجھ پر اپنا وسیع ترین رِزْق بھیج دے۔

(فضائل دعا،ص ۲۸۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## ☆اجتماعی غور و فکر کا طریقہ(72مَدَنی انعامات)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں)گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(جامع صغیر للسیوطی،ص ۳۶۵،حدیث:۵۸۹۷)

آیئے!مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے"اچھی اچھی نیتیں"کرلیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی مَدَنی انعامات کے رِسالے سے غورو فکر (یعنی اپنا محاسبہ) کروں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن مَدَنی انعامات پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی مَدَنی انعام پر خدا نخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے مَدَنی انعامات پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن مَدَنی انعامات پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔

(7) مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، مَدَنی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر (یعنی غور و فکر) کروں گا۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ غور و فکر کے ساتھ مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن مَدَنی انعامات پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی مَدَنی انعامات کے رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے غور و فکر کیجئے۔

## ☆اجتماعی غورو فکر کا طریقہ (72 مَدَنی انعامات)

### یومیہ 49 مَدَنی انعامات:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کیں؟ (3) ہر نماز کے بعد آیۃُ الکرسی، تسبیحِ فاطمہ، سورۂ اخلاص پڑھی؟ (4) اذان و اقامت کا جواب دیا؟ (5) 313 بار درودِ پاک پڑھے؟ (6) مسلمانوں کو سلام کیا؟ (7) آپ اور جی سے گفتگو کی؟ (8) جائز بات کے ارادے پر اِن شَآءَ اللہ کہا؟ (9) سلام اور چھینکنے والے کی حمد پر جواب دیا؟ (10) دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات استعمال کیں؟ (11) بھوک سے کم کھاتے ہوئے پیٹ کا قفلِ مدینہ لگایا؟ (12) دو مَدَنی درس دیئے یا سنے؟ (13) مدرسۃ المدینہ

بالغان پڑھا"یا" پڑھایا؟(14)12منٹ اصلاحی کتاب اور فیضانِ سنت سے ترتیب وار 4صفحات پڑھے یا سُنے؟(15)غور و فکر کی؟(16) صلوٰۃُ التوبہ ادا کی؟(17)چٹائی پر سوئے، سرہانے سنت بکس رکھا؟(18)سنّتِ قَبلیہ اور فرضوں کے بعد والے نوافل ادا کئے؟(19)تہجد، اشراق وچاشت اور اوّابین ادا کی؟(20)تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد ادا کی؟(21)کنزالایمان سے تین آیات مع ترجمہ و تفسیر تلاوت کی یا سنی؟(22)دو پر انفرادی کوشش کی؟(23)دو گھنٹے مَدَنی کاموں پر صرف کئے؟(24)اپنے نگران کی اطاعت کی؟(25)مانگ کر چیزیں استعمال تو نہیں کیں؟(26)کسی سے بُرائی صادر ہونے کی صورت میں اصلاح کی؟(27)پردے میں پردہ کیا؟ نیز قبلہ کی سمت رُخ کیا؟(28)غصے کا علاج کیا؟(29)فضول سوالات تو نہیں کئے؟(30)نامحرم رشتے داروں / نامحرم پڑوسنوں سے شرعی پردہ کیا؟(31) فلمیں، ڈرامے، گانے باجے سے بچے؟(32)گھر میں مَدَنی ماحول بنانے کی کوشش کی؟(33)تہمت، گالی گلوچ سے بچے؟(34)دوسرے کی بات تو نہیں کاٹی؟(35)صدائے مدینہ لگائی؟(36)آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے نگاہیں نیچی رکھیں؟(37)دوسروں کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(38)جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر، وعدہ خلافی سے بچے؟(39)دن کا اکثر حصہ باوضو رہے؟ (40)مخاطب کے چہرے پر نگاہیں تو نہیں گاڑیں؟(41)وقت پر قرض ادا کیا؟(42)مسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟(43)یکساں تعلقات رکھے؟(44)نماز اور دعا میں خشوع و خضوع پیدا کرنے کی کوشش کی؟(45)عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟(46)زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے اشارے سے اور 4بار لکھ کر گفتگو کی؟(47)ایک بیان یا مَدَنی مذاکرہ آڈیو، ویڈیو یا مدنی چینل 1 گھنٹہ 12منٹ دیکھا؟(48)مذاق مسخری، طنز، دل آزاری، قہقہہ لگانے سے بچے؟(49)ضروری گفتگو کم سے کم الفاظ میں کی؟

## قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12مرتبہ ☆قفلِ مدینہ عینک کا استعمال 12منٹ

## ہفتہ وار 8مَدَنی انعامات

(51)ہفتہ وار اجتماع میں اول تا آخر شرکت کی؟(52)بعدِ اجتماع 4پر انفرادی کوشش کی؟(53)مریض کی عیادت کی؟(54)علاقائی دورہ میں شرکت کی؟(55)جو پہلے مَدَنی ماحول سے وابستہ تھے مگر اب نہیں آتے ان کو دوبارہ وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(56)مسجد اجتماع (ہفتہ وار مدنی مذاکرہ) میں شرکت کی؟(57)مکتوب روانہ کیا؟(58)پیر شریف کا روزہ رکھا؟

## دعائے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

یااللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے مَدَنی انعامات پر عمل کرے، روزانہ غور و فکر کے ذریعے رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروا دیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد